Registered
L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۳) مطبوعہ ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

آج کل میدان کارزار گرم ہے اور جنگ کی بہی گھسان ہو رہی ہے کہ بس توبہ ہی بھلی۔ مگر اس حالت میں جاپانی فتح پر فتح پاتے جاتے ہیں اور روسی ابتری کی حالت میں ہیں۔ جاپانی نہایت [illegible] سے جنگ کا سامان بہم پہنچائے ہوئے ہیں کہ بہت وقایع نگار خود بھی مسٹر ایرنسٹ بھی اس بات کے معترف ہیں کہ جاپانیوں کی طرف سے گولہ بارود کے صرف میں کمال بچت ہی اور [illegible] پائی جاتی ہے۔ مگر ساتھ ہی نقصان بھی جاپانیوں کا بہت ہو رہا ہے۔ جاپانیوں کا ایک گن بوٹ بنام ہیشیرن جس پر ۲۱۱ ملاح سوار تھے ایک آبدوز سرنگ سے ٹکرا کر ہی تباہ ہو گیا۔

اخبار عام کا ایک نامہ نگار دھرم سال ضلع ہوشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ تین ہندو مسلمان ہو گئے۔ انہیں سے ایک مرد ہے اور دو عورتیں۔ اسی طرح موضع بھوڑ ضلع میانوالی میں ایک ہندو عورت مسماۃ باقی مسلمان ہو گئی۔ کلکتہ میں رام چرن نام ایک شخص نے اپنے آپکو ایڈیٹر پبلک ہفتہ جنرل اخبار کا منیجر ظاہر کرکے آنریبل بابو نولن بہاری سرکار سے ۱۲ روپیہ ایک سال کا پیشگی چندہ لیکر رسید لکھدی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دھوکا تھا۔ مقدمہ ہو رہا ہے۔ ۱۴ اکتوبر کو دہلی میں باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر آریہ سماجی اور جینیوں کا مقدمہ بابت کتاب جین مت سمکشا پیش ہوا۔ ملزمان بھی حاضر عدالت تھے اور انکی طرف سے وکلا لاہور اور انبالہ پیرو کار تھے۔ مدعیان بھی معہ اپنے وکیلوں کے موجود تھے خوب جرح قدح ہوتی رہی۔ آخر تاریخ مقدمہ ۱۶ نومبر

پڑگئی ہے مگر وہاں (دکن) میں چیچک کا زور ہے سینکڑوں آدمیوں کے گھروں کے چراغ گل ہو گئے ہیں۔ اور وہ بیچارے روتے پیٹتے رہتے ہیں۔ ماہ جولائی گذشتہ میں پنجاب سے جو گیہوں بیرون کراچی ولایت جانے اس کی مقدار ۲ لاکھ ۹۰ ہزار ۱۱۴ ہنڈریڈ ویٹ ہے۔

ولایت کا مشہور پہلوان مسٹر سنڈو آجکل ہند میں آیا ہوا ہے نومبر کو کسی تاریخ کو ریلوے تھیٹر الہ آباد میں اپنے کرتب دکھلائیگا۔ ۲۰ اکتوبر کو لنڈن [illegible] جنگ جاپانی فوج پورٹ آرتھر میں ارلنگ شان پر حملہ کیا ہے ناکامیاب رہی مگر ۱۹ تاریخ کو انہوں نے ایک مقام پر ۵۰۰ گز کے فاصلہ پر قبضہ کر لیا۔ روسیوں نے انکو پیچھے ہٹانے کی سخت کوشش کی مگر ناکامیاب رہے۔ روئٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ جنرل روکو کی فوج میں ... ۵ کا نقصان ہوا روسیوں کو .... ۲ فوج کی اور امداد آگئی ہے۔ ڈاکٹر ایچ ہنسل صاحب ذات کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انکو جلد شفا دے اور اپنی خدمت پر بحال کرے۔ سب بھائی دعا کریں۔ ڈاٹامس نامی ایک شخص اپنی قوت حافظہ کے سبب سے مشہور تھا۔ اس نے امریکہ کے ایک ڈاکٹر کے ہاتھ دو ہزار پونڈ کو اپنا سر فروخت کر دیا اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرا سر ڈاکٹر مذکور کو دیدیا جاوے۔

رصد خانہ ہارورڈ نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ساٹھ انچ کی ایک دوربین بنائی ہے۔ روئے زمین پر اس کے برابر دوربین نہیں ہے۔ مسٹر اے۔ کامن کی یہ ایجاد ہے۔ صوبجات متحدہ کے جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر تھوڑے ہی عرصہ میں ہندوستانی شرفا کی ایک کمیٹی قائم کرنے والے ہیں تاکہ وہ اس امر پر غور کریں کہ صوبجات متحدہ میں ہندو عورتوں کی تعلیم کی

اشاعت کا کونسا بہتر طریقہ ہے۔ مسٹر جی۔ این۔ جکلاوتی انسپکٹر مدارس ایس کیشن کے کرسی نشین ہو گئے سنہ ۱۹۰۶ء کے انڈین سول سروس امتحان کے لئے اور مابعد کے سالوں کے امتحان کے لئے امیدواران کی عمر میں اضافہ کر دیا جائیگا۔ اب تو یہ قاعدہ ہے کہ اس سال کی یکم جنوری کو جس میں امتحان ہو امیدوار کی عمر ۲۱ اور ۲۳ سال کے درمیان ہونی چاہئے مگر آئندہ کو یہ قانون ہوگا کہ اس سال کی یکم اگست کو جس میں امتحان ہوگا امیدوار ۲۱ سے کم اور ۲۴ سے زیادہ سال کی عمر کا نہو۔ کولمبو کے بشپ صاحب سات آٹھ ماہ کے لئے ۵ اکتوبر کو ولایت روانہ ہو گئے ہیں انکی بجائے بشپ لیفرائے صاحب ۱۵ کو کولمبو پہنچ گئے ہیں۔ ڈاکٹر جے۔ ای۔ رابسن صاحب ہند کی میتھوڈسٹ ایپسکوپل مشن کے مشنری بشپ مقرر ہو گئے ہیں اور انڈین وٹنس کی ایڈیٹری سے کنارہ کش ہو گئے۔ سنا جاتا ہے کہ مسٹر [illegible] صاحب جو کینیڈین میتھوڈسٹ سے متعلق ہیں ہند کے خاص میتھوڈسٹ اخبار کے نئے ایڈیٹر ہونگے۔ روئٹر کا نامہ نگار تار دیتا ہے کہ پورٹ آرتھر کی فوج میں جاپانیوں کے جنگی جہازات نے تازہ جوش و سرگرمی کی کارروائی اختیار کر رکھی ہے جبتک خشکی کی فوجیں مصروف تھیں تب تک جنگی جہاز دھرے رہے تھے اور جب جاپان کی بری فوجیں پورٹ آرتھر کے گرد حلقہ ڈالکر بیٹھی ہیں تو جنگی جہاز نہایت تنگ دہانے پہرہ دیتے ہیں اور کشتیاں پکڑتے ہیں کہ مبادا کوئی خبر یا محصورین کے لئے سامان بھیجا جاوے۔ روسی بہت بڑی بے سروسامانی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ واقعی لاچار ہیں۔ محصورین پورٹ آرتھر کے قلعے سے نکلکر متواتر یلغار کرتے ہیں۔ وہ لوگ بڑی بے چینی سے چھٹ پٹا رہے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

نورافشان کے ناظرین شاید مرزا غلام احمد قادیانی کے مقدمہ سے ناواقف نہونگے کیونکہ کسی گذشتہ پرچہ میں اس کا ذکر آچکا ہے۔ اب اُسی مقدمہ میں گورداسپور کی عدالت سے مرزاجی کو پانسو روپے اور اُنکے ہمنیہ کو دو سو روپیہ اور کرم دین کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ جب ہم مرزاجی کے دعووں اور پیش گوئیوں کو اور ساتھ ہی اس بات کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ عدالتوں ہی میں چڑھے رہتے ہیں افسوس آتا ہے۔ خوب ہو! دعوے مسیحیت کا اور پھر مقدمہ بازی؟ مسیح خداوند نے تو کبھی مقدمہ بازی نہیں کی تھی۔ کبھی کسی کو نہیں کوسا۔ کبھی اُسپر کسی نے کوئی ذاتی یا شخصی دعوے نہیں کیا۔ وہ تو ہمیشہ نیکی کرتا پھرتا تھا۔ جب لوگ اُس کے برخلاف ہوئے تو انہوں کہا کہ ہم تجھے تیرے نیک کاموں کے سبب سے کچھ نہیں کہتے مگر اس لئے کہ تو اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ اور دنیا کا نجات دہندہ بتلاتا ہے اور خود اُس منصف نے جس نے اُس پر قتل کا فتوے دیا تھا اُس کی بیگناہی پر صاد کیا اب سُنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب اپیل کرینگے۔ یہہ بھی انکے دعوے کے خلاف ہے۔ مسیح خداوند کو تو الگ رہنے دو دیگر انبیا کو دیکھو اُنپر کس کس قسم کی مصیبتیں آئیں اور اُنہوں نے ذرا بھی اُف نہ کی۔ کبھی انہوں نے اپیل کا نام بھی نہ لیا۔ بھلا مرزا صاحب اپیل کریں کیوں نہ؟ بھلا چہ نسبت خاک را بعالم پاک؟ کہاں وہ انبیا اور خداوند مسیح۔ اور کہاں یہہ بیچارہ گنہگار انسان مرزا قادیانی۔ سچ ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ یہہ تو انسان کا خاصہ ہی ہے کہ اپنی بات سچ کرنے کے لئے ہر طرح سے تجاویز سوچتا ہے ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

—

برایں عقل و دانش بباید گریست

اخبارات کا کچھ ایسا طرہ ہی ہو رہا ہے اور خصوصاً بعض ہندی اخبارات کا کہ بلاسوچے سمجھے خواہ مخواہ کسی کے برخلاف یونہی لکھ مارتے ہیں۔ شاید وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ جبتک ہم کسی کے برخلاف کچھ نہ لکھیں یا اُنکو نہ چھیڑیں تب تک ہم اچھی طرح اپنے فرایض بجا نہیں لاتے چنانچہ ۱۰ اکتوبر کے آریہ گزٹ لاہور نے اپنے اخبار کے ۷ویں صفحہ پر ایک نوٹ اِس عنوان کا لکھا ہے کہ "اِس ملک کی لامذہبی بھی مسیحی تعلیم کا نتیجہ ہے"۔ لامذہبی سے آپ شراب خوری مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ..... اور اپنی سادگی کی زندگی کے مقابلہ میں ضرورتوں کو بڑھاتے ہوئے شراب نوشی وغیرہ عادات کو سیکھنے لگینگے۔ اِس لامذہبی کی بہتر کے لئے ہم بالکل یورپین طرز معاشرت ہی کو ملزم نہیں ٹھہراتے زیادہ تر قصور اِس تعلیم کا ہے جو شروع شروع میں عیسائی مدرسوں کے ذریعہ اشاعت پاتی تھی وغیرہ۔ دیکھئے ناظرین! اِس معزز آریہ بھائی کے خیال میں شراب نوشی لامذہبی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے یہہ معنی کس مذہب یا زبان یا علم اخلاق کی لغت سے نکالے ہیں۔ کیا ہندو یا مسلمان یا عیسائی مذہب کے پیروان یا ان کے الٰہیات والوں میں سے کوئی بتلا سکتا ہے کہ شراب پینا۔ یا کسی اور شے کا کھانا لامذہبی ہو سکتا ہے؟ تجربہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان جنکے مذہب میں شراب پینا منع ہے سینکڑوں شراب پیتے ہیں مگر ہمنے آجتک نہیں سُنا یا دیکھا کہ اِس سبب سے وہ لامذہب ہو گئے حالانکہ خود گرو نانک کی اولاد یعنی سکھ لوگ تمباکو پیتے ہیں۔ اسی طرح سے اگر ایک ہندو شراب پی لے تو لامذہب نہیں ہو جاتا اور اُس کے ساتھ وہ عمل نہیں کیا جاتا جو اُس شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے جو مسلمانوں یا کسی اور ذات سے نکلکر آریہ بنتا ہے۔ البتہ شراب پینی اچھی بات اور عادت نہیں ہے مگر ہم اس کو لامذہبی ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ لامذہبی وہ ہے جو کسی مذہب کو نہ مانتا ہو جیسا کہ خود اِن لفظوں سے ظاہر ہے۔ عیسائی ہو ہندو ہو مسلمان ہو جو بیہودہ ہو بیچارہ ہو خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو اپنے اپنے مذہب کے رو سے اور عوام کی نظروں میں وہ مذہبی ہے۔ یہہ کہنا کہ اِس کا مذہب جھوٹا ہے اور بات ہے۔ لامذہبی وہ ہے جو کسی مذہب کے عقائد اور اصول کا ماننے اور عمل کرنے والا نہو حتیٰ کہ دہریہ پن بھی ایک مذہب ہے اگرچہ وہ مذہب جھوٹا ہے۔

اور یہہ تو ایک برہنہ حقیقت ہے کہ مسیحی مذہب ہمیشہ شراب پینے سے منع کرتا ہے۔ یہہ اسکی واضح تعلیم ہے مثال کے لئے دیکھو انسی ۵: ۱۸ - رومی ۱۴: ۲۱ - بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بعض احباب بلاسوچے سمجھے کسی بات پر لکھ مارتے ہیں۔ مسیحی مذہب نہ تو تعلیمی طور پر اور نہ عملی طور پر شراب پینا سکھلاتا ہے۔ بلکہ ہر حال میں منع ہی کرتا ہے۔ علاوہ اسکے صاف مرقوم ہے کہ کھانا پینا ہمکو خدا سے نہیں ملاتا۔ ا قرنتی ۸: ۸ - خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں بلکہ راستی اور سلامتی اور روح القدس سے خوشی ہے۔ رومی ۱۴: ۱۷ ؎

کانگڑہ کے مشنری صاحبان سے سوال

۱۰ اکتوبر کے ستیہ دھرم پرچارک نے لکھا ہے کہ ضلع کانگڑہ کے موضع سدھپور تحصیل پالمپور میں سے پانچ عیسائی آریہ ہوگئے ہیں۔ ازراہ مہربانی اِس معاملہ سے پوری پوری آگاہی فرما دیں؟

شکایتوں کا جواب

چند ایک احباب کے خط ہمارے پاس اِس مضمون کے آئے ہیں کہ ہمارے پاس اخبار نورافشان فلاں فلاں نمبر کا نہیں پہنچا۔ ہم بڑا افسوس کرتے ہیں کہ انکی خدمت میں اخبار نہیں پہنچا۔ پریس میں سے اخبار بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے روانہ کیا جاتا ہے۔ اپنے رجسٹر میں ہم انکا مقابلہ عمدہ طرح کر لیتے ہیں۔ یہاں پر کسی قسم کی غلطی اور کوتاہی نہیں ہوتی۔ شاید اس میں ڈاکخانہ والوں کی کچھ غفلت ہے۔ مہربانی سے اپنے اپنے چٹھی رسانوں اور پوسٹ ماسٹر صاحبان سے دریافت کریں اور انہیں بھی تاکید کر دیں۔ ہم بھی اِس کا انتظام حتی الوسع جلد کرینگے ؎

—



مضامین

عزت بے مثال

عمر کی کہانی

بہاری لال یہ خیال کر کے بیٹھا تھا کہ کل صبح شیورانی کو اپنے تابع کر لونگا اور جس یسوع مسیح کو وہ نجات دہندہ تسلیم کرتی ہے اُس کا انکار کروا دونگا۔ لیکن جب صبح ہوئی تو ایک اور ہی ایسا معاملہ پیش آیا کہ وہ شیورانی کو بالکل بھول گیا۔ شیورانی سے رد و کد کرنے کے بجائے اُسے موت کا سامنا کرنا پڑا۔

اُس کی بیوی جو کہ ایک روز پیشتر درد سر سے شاکی تھی اب بخار سے جل رہی تھی اور بالکل ازخود رفتہ و بیہوش تھی۔

لیکن بخار تو ایک معمولی بات ہے۔ کیا سب کو کبھی نہ کبھی بخار نہیں آتا؟ ان سب کو کئی مرتبہ بخار آچکا تھا اور انہوں نے خیال کیا کہ جسطرح ہم اچھے ہو گئے تھے اُسی طرح وہ بھی صحت یاب ہو جاویگی۔ اب ساری رات گذر گئی اور صبح ہوئی لیکن اُسے کچھ آرام نہ ہوا اور بخار میں کسی طرح کی تخفیف نظر نہ آئی۔ جب انہوں نے اُس کے چہرہ پر نظر کی اور اُسکی پژمردہ صورت کو دیکھا تو خیال کرنے لگے کہ یہ کوئی معمولی بیماری نہیں ہے لیکن پھر بھی انہیں اصل حقیقت معلوم نہ ہوئی۔

اُس گاؤں میں جو سب سے اچھا طبیب میسر آسکتا تھا فوراً بلایا گیا اور اُس نے آتے ہی جونکیں لگائیں اور جو دوا مناسب خیال کی دی لیکن بخار چڑھتا گیا اور بیمار نہایت بے چین ہونے اور تڑپنے لگی۔ پھر رفتہ رفتہ بلبلانا اور کراہنا موقوف ہوا اور مریضہ چپ چاپ اور خاموش پڑی رہی لیکن یہ خاموشی صحت پر دلالت نہیں کرتی تھی بلکہ یہ موت کی خاموشی ثابت ہوئی اور جو اچھی طرح دیکھ رہے تھے اور ان علامات کو بخوبی پہچانتے تھے رونے اور ماتم کرنے لگے۔

لیکن ماتم کی فرصت کہاں تھی؟ پیشتر ازانکہ بیوی کا جنازہ نکلے بہاری لال خود اس قدر بیمار تھا کہ کسی ماتمی رسم میں شامل نہو سکا اور گھاٹ تک ساتھ جانا بھی اُس کے لئے ناممکن ہو گیا۔ اب حقیقت کھلی کہ اس دور و دراز کے گاؤں میں طاعون نے اپنا ہیبتناک چہرہ دکھایا اور دفعتہً بہاری لال کی بیوی کو لقمہ کر گیا اور بہاری لال پر بھی ہاتھ ڈالا۔

جو لوگ جمع ہوئے ہوئے تھے آناً فاناً منتشر ہو گئے یہاں تک کہ گھر کے نوکر بھی غائب۔ بیچاری شیورانی اکیلی رہ گئی۔

شیورانی جب تک جیتی رہی اِس رات کو کبھی نہ بھولی جسمیں وہ اپنے بھائی کی چارپائی کے پاس اکیلی بیٹھی رہی۔ صبح ہوتے ہوتے بہاری لال کی زمینی زندگی کا خاتمہ ہو گیا اور اب شیورانی کو یقین ہوا کہ میں تن تنہا اور لاچار و بیکس رہ گئی ہوں۔ بہاری لال جس نے کہ اپنے خاندان کی چھوٹی سی دنیا میں مطلق العنان بادشاہ کی طرح سلطنت اور حکمرانی کی تھی چند گھنٹوں میں نظروں سے غائب ہو گیا۔ اب سنسان اور ویران گھر اُس خوفناک دشمن (طاعون) کے حملہ کی گواہی دیتا تھا جو کہ جورو خاوند دونوں کو بے بس کر کے لے گیا اور صرف ایک کمزور لڑکی کو چھوڑ گیا جو کہ نہایت خوف زدہ اور حیران و پریشان ہو کر بیٹھی تھی اور جو کچھ وقوع میں آیا تھا اُسے تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکھتی تھی اور اِس واقعہ کو واقعی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ ہائے ایک ہی [illegible]۔ رفتہ رفتہ اُس نے محسوس کیا کہ میں بالکل تنہا ہوں۔ اب اُس خالی گھر میں اُسے رہنا دشوار تھا لیکن بیچاری جاتی کہاں؟ اب تک اُس نے کسی چھوٹے سے چھوٹے معاملہ میں اپنی ہی مرضی پر عمل نہیں کیا تھا اور کبھی ایک قدم بھی کہیں اکیلی نہ گئی تھی۔

جب اِس فکر و تشویش میں تھی کہ کہاں جاؤں؟ تو اُسے اپنی سب سے عزیز اور مہربان سہیلی کا خیال آیا چنانچہ اُس نے فیصلہ کیا کہ میں اپنی استانی کے پاس جاؤنگی جس نے مجھے سکھایا کہ مسیح اور حقیقی محبت کا کیا مطلب ہے۔ وہ ضرور مجھے اپنے پاس رکھیگی اور ہر طرح سے میری محافظ و نگران ہوگی۔ اِس میں سفر کی بھی کچھ زیادہ مشکل نہ تھی۔ تھوڑی سی دیر میں ریل میں سوار ہو کر وہ اس شہر میں جہاں بشن لال رہتا تھا بآسانی پہنچ سکتی تھی۔ وہاں پہنچکر بشن لال کا گھر پوچھنا اور دریافت کر کے وہاں پہنچنا بہت مشکل نہ تھا اور پھر وہاں سے استانی بھی بہت دور نہ تھی۔ چنانچہ وہ فوراً تیار ہوئی اور اپنی ساڑھی کے اوپر سے ایک لمبی سی سفید چادر اوڑھ کر روانہ ہوئی۔ اُس نے اپنے آپکو* ایسا چھپایا ہوا تھا کہ دیکھکر کوئی بھی پہچان نہ سکتا تھا کہ کون جا رہی ہے۔

تھوڑا سا سفر خرچ جو میسر آسکا اور گھر کی چابی اپنی ساڑھی کے کونے میں باندھکر گھر سے نکلی۔ وہ جانتی تھی کہ ابھی ایک گاڑی جانے والی ہے۔ کیونکہ بشن لال اکثر اُسی گاڑی سے آیا جایا کرتا تھا۔ اور اگر راستہ میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی تو اندھیرا ہونے سے پیشتر گھر پہنچ جاؤنگی۔ جب وہ زنانہ گاڑی میں بیٹھ گئی اور اپنے پاس ایک عورت کو بیٹھی پایا تو کسیقدر جان میں جان آئی لیکن مشکل وقت اُس کے اُس بڑے شہر میں جسکے گلی کوچوں سے وہ ناواقف تھی ازدحام عوام میں پہنچنے پر آنیوالا تھا۔

جب شیورانی آئندہ کے خوف سے کانپ رہی تھی تُسے ایک اور خیرخواہ یاد آیا چنانچہ وہ اپنے آپکو تسلی دینے کے لئے اپنی ازبر کردہ آیات کو پڑھنے لگی۔ اِن میں سے بعض کو تو اُس نے بالکل طوطے کی طرح یاد کیا ہوا تھا۔

* This sentence is not a translation. The English thought is not suitable for Indian readers.

لیکن اسوقت جب اُس نے یہہ پڑھا کہ تمہارا دل نہ گھبراوے تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھہ پر بھی ایمان رکھو تو اُس کے دل میں اِس آیت کے اصلی معنوں کی روشنی چمکی؀

یہہ آیت اُسے ایک حکم کی صورت میں نظر آئی جسکی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اُس پر فرض تھا گویا وہ اُسے حکماً کہہ رہا تھا کہ "تیرا دل نہ گھبراوے" وہ جانتی تھی کہ میرا دل بہت گھبراہٹ میں ہے۔ اُس کے عزیز جو ناگہان اسطرح جاتے رہے اُن کے باعث سے اور اپنی اُستانی کی تلاش میں پیش آنے والی مشکلات کے خیال سے شیورانی بہت گھبرا رہی تھی۔ تاہم وہ جانتی تھی کہ یہہ خداوند یسوع کا فرمان ہے کہ تیرا دل نہ گھبراوے۔ چنانچہ جب اُس نے ان الفاظ کو بار بار دُھرایا تو اُسکی گھبراہٹ بہت کم ہو گئی؀

جب گاڑی راستہ میں ایک سٹیشن پر ٹھہری تو ایک عمر رسیدہ عورت نے جو کہ شیورانی کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی شیورانی سے پوچھا کہ "تم کیا کہہ رہی ہو؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کسی سے باتیں کر رہی ہو"؀

اِس پر شیورانی چونک پڑی کیونکہ اُسے مطلق خیال نہ تھا کہ کوئی سن رہا ہے لیکن اسمیں کچھہ خوف کی بات نہ تھی۔ چنانچہ اُس نے یوں جواب دیا کہ "میں نے کچھہ الفاظ حفظ یاد کئے ہوئے ہیں اور چونکہ میں بالکل اکیلی ہونے کے سبب سے بہت گھبراہٹ میں ہوں اور اُن کے دُھرانے سے مجھے بہت تسلی ہوتی ہے اِس واسطے میں یہہ کہہ رہی کہ تمہارا دل نہ گھبراوے"؀

اُس عورت نے کہا "یہہ الفاظ میں بھی جانتی ہوں۔ ایک انگریز خاتون نے مجھے سکھائے تھے۔ میں خیال کرتی ہوں کہ تم اِس سفر میں اکیلی نہیں ہو گی کیونکہ میرے جیسی عمر رسیدہ عورت اگر اکیلی سفر کرے تو کچھہ مضائقہ نہیں لیکن تم جوان لڑکی ہو۔ تمہارے ساتھہ کوئی محافظ ہونا چاہئے۔ غالباً تمہارا شوہر یا باپ مردانہ گاڑی میں ہوگا"؀

شیورانی نے جواب دیا کہ "میرا شوہر مر گیا اور میرا باپ بھی مدت سے مر چکا تھا۔ کل میری بھاوجہ مر گئی اور آج جو میرا ایک ہی بھائی باقی تھا وہ بھی مر گیا"۔ اِس بیان میں شیورانی کا غم اور بھی بڑھ گیا اور اُسکی آواز تھرتھرانے لگی؀

اگرچہ اُن ایام میں اِس قسم کے واقعات عام تھے اور شب و روز بازارِ موت اِس قدر گرم تھا کہ بسا اوقات بعض خاندان بالکل تباہ ہو گئے اور گھروں میں قفل لگ گئے تو بھی سننے والی کا دل بھر آیا اور اُسے شیورانی پر بہت رحم آیا۔ چنانچہ اُس نے نہایت شفقانہ طور سے پوچھا کہ "پھر بتاؤ تو تم جا کہاں رہی ہو"؟

شیورانی نے اپنی اُستانی کی نسبت کچھہ بیان کیا اور کہا کہ "مجھے پختہ یقین ہے کہ وہ ضرور مجھے اپنے پاس رکھیگی اور ہر طرح سے میری مدد کریگی۔ اگر مجھے اُس کے گھر کا راستہ معلوم ہوتا تو چنداں فکر کی بات نہ ہوتی لیکن اب جو میں اپنی ناواقفی اور گلی کوچوں میں لوگوں کے اژدحام کی طرف خیال کرتی ہوں تو دل بہت گھبراتا ہے کہ کیونکر پہنچونگی"؀

اِس پر اِس نئی مہربان نے کہا "مجھے یہہ تو معلوم نہیں کہ تمہاری اُستانی کہاں رہتی ہے کیونکہ میں نے اُسکی نسبت کبھی کچھہ سنا تک بھی نہیں لیکن ہاں میں اپنی مس صاحبہ کی کوٹھی جانتی ہوں کیونکہ میں کئی ایک مرتبہ اُنکی ملاقات کے لئے وہاں گئی ہوں اور میں خیال کرتی ہوں کہ اگر میں تمہیں اپنی مس صاحبہ پاس لیجاؤں تو پھر تمہارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے"؀

شیورانی نے کسی قدر متفکر سی ہوکر پوچھا "اور کیا آپ کے خیال میں آپکی مس صاحبہ مجھے میری اُستانی پاس پہنچا دیگی؟" کیونکہ اگرچہ شہر میں اکیلی جانے کی نسبت مس صاحبہ کے پاس جانا بہت بہتر معلوم ہوتا تھا تو بھی شیورانی ایک ایسی انگریز عورت کے پاس جانے سے جس سے کہ بالکل ناآشنا تھی بہت ڈرتی تھی؀

پھر گاڑی کھڑی ہوئی اور اُس عورت نے شیورانی سے کہا "آؤ اُترو اور ہرگز نہ گھبراؤ۔ میں ہر طرح سے تمہاری مدد کرونگی"؀

جب شیورانی گاڑی سے نکلی اور پلیٹ فارم پر دھکم دھکا ہونے لگا اور ہر ایک یہی کوشش کرنے لگا کہ میں سب سے پہلے سٹیشن سے باہر نکلوں تو اُس عورت کی موجودگی نہایت غنیمت جانا اور دل میں ازحد شکرگذار ہوئی؀

اُس نے خوب اچھی طرح سے چادر اوڑھ لی اور اپنی رہبر کے ساتھہ ساتھہ روانہ ہوئی؀

جب سٹیشن کے اژدحام سے نکلکر یکا کرایہ لیا اور آرام سے سوار ہو گئیں تو شیورانی نے اپنے تئیں محفوظ پا کر تسکین حاصل کی اور خدا کا شکر کیا۔ یکے والا فوراً سمجھ گیا کہ انہیں کہاں جانا ہے۔ چنانچہ وہ نہایت تیز رفتار سے روانہ ہوا اور شیورانی دل میں خیال کرتی تھی کہ کیا اچھا ہوتا اگر میں پہلے ہی سیدھی اپنی اُستانی پاس پہنچتی کیونکہ ممکن ہے کہ وہ مس صاحبہ جس کے پاس میں جا رہی ہوں اِس بات سے خفا ہو کہ میں کیوں بلا اجازت اُس کے پاس آئی۔ جب مس صاحبہ کی کوٹھی پہنچیں تو شیورانی نے تعجب کیا کیونکہ اُس نے اِس سے پیشتر کبھی اسطرح کا گھر نہیں دیکھا تھا۔ اور کسی قدر خوف زدہ ہوکر اپنا منہ چھپانے لگی۔ یہاں تک کہ جب مس صاحبہ اگر اُس سے بڑی محبت و شفقت سے باتیں کرنے لگی اور اُس کے کندھے پر ہاتھہ رکھا جس سے گویا وہ یہہ کہتی تھی کہ مت ڈرو میں تمہاری ہر طرح سے حفاظت کرونگی۔ وہ صرف نیچی نگاہ کئے خاموش کھڑی رہی اور ایک لفظ تک نہ بولی؀

شیورانی کی ہمرفیقہ نے مس صاحبہ سے بیان کیا کہ کسطرح اُن کی ملاقات ہوئی اور کس غرض سے وہ اُنکی کوٹھی پر آئی۔ جب اُس نے اُستانی کا ذکر کیا تو مس نیلس صاحبہ فوراً سمجھ گئی کہ اُستانی کون ہے اور اُس کی شاگرد کون ہے؀

یہہ بات بھی صاف ظاہر تھی کہ شیورانی کا بھائی اور بھاوجہ کس بیماری سے مرے تھے۔ چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر کسی قدر پرہیز اور ہوشیاری و بیداری ضرور تھی۔ کچھہ تامل کر کے مس نیلسن صاحبہ نے مناسب جانا کہ ملیں کو بلا بھیجے تاکہ ملکر صلاح و مشورہ کریں۔ رفقہ کے ساتھہ ہی

گاڑی بھی بھیج دی گئی اور تھوڑی دیر میں جسکی شیورانی بڑے اشتیاق سے منتظر تھی آموجود ہوئی ؛

جب شیورانی نے اپنی پیاری اُستانی کی آواز سنی اور اُس کے بازؤں کو اپنے گلے میں حمایل پایا تو اُس کا اب تک ضبط کیا ہوا غم بڑے زور سے ظاہر ہوا اور اگرچہ وہ بیچاری ایک رات دن کی تھکی ماندی اور اپنے رنج و اندوہ کو ضبط کئے ہوئے تھی لیکن اب اور ضبط نہ کر سکی اور خوب پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ اِس وقت شیورانی کے ساتھہ جس قدر شفقت اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اِس سے پیشتر اُس سے کبھی کسی نے نہ کیا تھا۔ اگرچہ وہ بیچاری جسمانی اور ذہنی طور سے بھی بالکل تھکی ماندی تھی تو بھی اُسے کسی قدر راحت اور تسکین خاطر حاصل ہوئی ؛

تھوڑی دیر بعد المین نے کہا "میری پیاری بہن بتاؤ تو میرے پاس آنے پر تمہیں کس بات نے مجبور کیا۔ کیا تمہارا کوئی ایسا رشتہ دار نہیں ہے جس کے پاس تم جا سکتیں" ؟

شیورانی نے جواب دیا "ہاں میرے رشتہ دار تو ہیں لیکن میں اُن سے واقف نہیں ہوں اور چونکہ آپ خداوند یسوع سے علاقہ رکھتی ہیں اور میرے رشتہ دار اُس کی بابت کچھ بھی نہیں جانتے اِس لئے میں نے آپ ہی کے پاس آنا پسند کیا۔ اب میں اُس کے نام سے کبھی نہیں شرماؤنگی اور کسی سے ہرگز یہہ وعدہ نہیں کرونگی کہ خداوند یسوع کی بابت کسی سے گفتگو نہ کرونگی" ؛

اب المین نے خیال کیا اور یقین جانا کہ میری دلی آرزو پوری ہوئی اور یہہ میری پیاری شاگرد فی الحقیقت اُسی خداوند پر بھروسہ کرنا سیکھہ گئی ہے جسکی میں پیروی کرتی ہوں ؛

پس اِس طرح سے وہ غم کا دن نہایت خوشی کا دن ہوگیا۔ موت میں زندگی کے آثار نمایاں ہوئے۔ ہاں وہ زندگی ظاہر ہوئی جاودانی ہے اور جسکا کبھی خاتمہ نہیں ہوتا ؛

شیورانی نے اِس خوف سے کہ کہیں میری اُستانی مجھے اپنے پاس رکھنے سے انکار نہ کرے۔ یوں درخواست کی کہ "مجھے اپنے پاس رکھئے۔ آپ مجھسے بالکل کسی طرح سے خوف نہ کیجئے۔ یہاں چلنے سے پیشتر ساڑھی بدل لی تھی اور آپ دیکھتی ہیں میں کوئی چیز ساتھہ نہیں لائی کیونکہ اگرچہ میں اِس بات کو سمجھہ نہیں سکی تو بھی یہہ سنا تو ہے کہ یہہ بیماری ہمارے پہننے کے کپڑوں میں داخل ہو جاتی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جا پہنچتی ہے" ؛

المین جانتی تھی کہ باوجود اُس تمام احتیاط کے جو شیورانی عمل میں لائی ہے اُسے اپنے گھر میں لیجانا خالی از خطر نہیں۔ لیکن تو بھی وہ اُسے جو اُس کے پاس بھیجی گئی تھی قبول کرنے سے انکار نہ کر سکی۔ پس اُس نے پختہ ارادہ کیا کہ میں ضروری احتیاط بجا لاکر خدا پہ توکل کرونگی اور بے خوف شیورانی کو اپنے گھر لیجاؤنگی ؛

پس شیورانی اُسی گھر میں داخل ہوئی اور جو اُس کی خاطر و پرداخت کی گئی اُس سے وہ زخم جو موت نے اُس کے دل پر لگائے تھے بھرنے اور اچھے ہونے لگے۔ اُس نے یہہ حقیقت محسوس کی کہ اگرچہ میرے نزدیک ترین اور عزیز ترین رشتہ دار مجھہ سے جدا ہو گئے ہیں تو بھی مجھے ایسے عزیز اور دوست ملگئے ہیں جنکی محبت اُن سے بھی پائدار اور گہری ہے کیونکہ اِس محبت کا سرچشمہ اور منبع خدا کی محبت ہے ؛

سب سے قریبی رشتہ دار کو ایک رقعہ بھیجا گیا اور اِس رقعہ کے ساتھہ ہی مقفل مکان کی کنجی بھی بھیجدی گئی۔ یہہ اِس بات کا نشان تھا کہ شیورانی تمام دنیاوی مقبوضات سے دست بردار ہے ؛

اِس رقعہ کا کبھی کوئی جواب نہ آیا۔ اِس سے بآسانی یہہ نتیجہ نکل سکتا تھا کہ وہ نوجوان بیوہ جس نے مسیحی دین اختیار کرنا پسند کیا اِس لائق نہ تھی کہ رشتہ دار اُس کی کچھہ پرواہ کرتے۔ بلکہ ممکن ہے کہ اُسکی دائمی دوری کے خیال سے وہ لوگ بہت خوش ہوئے ہوں ؛

شیورانی ایسا محسوس کر رہی تھی کہ گویا وہ یکایک دنیا سے الگ کر لی گئی ہے۔ یعنے جس دنیا سے وہ واقف و آشنا تھی اُس سے بالکل الگ ہو گئی اور ایک نئی اور آسمانی دنیا میں داخل ہوئی ؛

اب وہ پوری آزادی سے مسیح کی بابت گفتگو کر سکتی ہے اور اُس کے متعلق بہت کچھہ سیکھہ سکتی تھی۔ کوئی اِس ہل پسند اور عمدہ بات سے منع کرنیوالا نہ تھا۔ وہ دل جو دنیوی اشیا سے بالکل خالی ہو گیا تھا آسمانی اشیا کے لئے اور اُس بادشاہ کے لئے جو اپنی رعایا کے دل میں سکونت پذیر ہونا چاہتا ہے بالکل تیار اور کھلا تھا۔ اُس آسمانی بادشاہ نے اُس کے دل میں ایک تخت آراستہ پایا۔ وہاں کسی دوسرے کے لئے جگہ نہ تھی بلکہ جب تک سب کچھہ اُس کے پاؤں تلے نہ آجاوے وہی حاکم تھا ؛

مکاشفہ والہام

مشکلات کے جوابات

پہلی مشکل۔ تواریخی کتابوں کے الہام کے بارے میں۔ معترض کہتا ہے کہ پیشین گوئی و عقائد و روحانی صداقتوں کے لئے الہام کی ضرورت تو ہے پر تواریخ کے لئے الہام کی کیا ضرورت ؟ جواب۔ یہہ اعتراض مکاشفہ والہام کے درمیان امتیاز نہ کرنے کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ مکاشفہ کے معنے ہیں نقاب اُٹھاکر کچھہ کھولنا یا دکھانا اور الہام کے معنے ہیں رُوح القدس کی خاص تاثیر جس سے وہ مکشفہ بات بتلائی یا تحریر کیجاتی ہے۔ لیکن جو کچھہ ملہم لکھتا ہے اُس کے لئے مکاشفہ کی ہمیشہ ضرورت نہیں ممکن ہے کہ کسی شخص کو الہام ہے کہ تواریخوں سے انتخاب کرکے صحیح تواریخ لکھے تو یہہ الہام بغیر مکاشفہ کے ہوگا۔ پھر ممکن ہے کہ کسی آدمی کو کوئی ربانی راز کشف ہو اور وہ اُسکو خوب یاد کرکے دوسرونکو بتلاوے یا تحریر کرے تو یہہ مکاشفہ بغیر الہام کے ہوگا پر جب مکاشفہ ہوتا ہے اور اُس کے ساتھہ روح القدس کی خاص تاثیر ہوتی ہے کہ اُسے بیان یا تحریر کرے تو یہہ مکاشفہ اور الہام دونوں اکٹھے ہیں پس تواریخی کتابوں میں مکاشفہ تو نہیں پر الہام ضروری ہے کہ خدا روح القدس

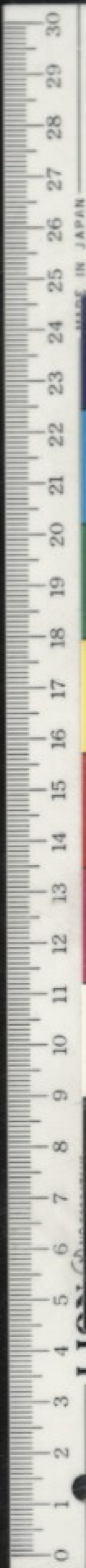
نے جو کچھ زبانوں کی کلیساؤں کے لئے تواریخ میں مفید اور ضروری سمجھا بعض اشخاص کو مدد دیکر سلسلہ وار لکھوا دیا۔ پس تواریخ الہام کے بارے میں دوسری کتابوں کے ہم پلہ و ہم رتبہ ہے۔ روح القدس کا کام یہہ تھا کہ جو کچھ زبانوں کی کلیساؤں کے لئے تواریخ میں مفید اور ضروری تھا اُسے جدا کرکے اور منتخب کرکے قلمبند اور بائبل میں تحریر کروا دے۔ جو لوگ تواریخی کتابوں پر اعتراض کرتے ہیں اُنہیں یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند مسیح اور اُس کے رسولوں نے بار بار اُنہی کتابوں کے حوالہ دیکے اُنکو دیگر کتابوں کے ہم پلہ و ہم رتبہ سمجھا۔

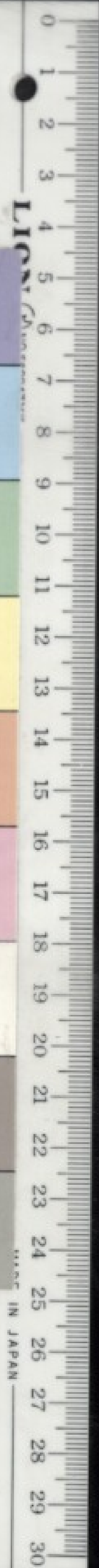
دُوسری مشکل۔ معترض کہتا ہے کہ جن اشخاص کا بیان بائبل میں تحریر کیا گیا ہے انھیں سے کئی ایک نے نادرست باتیں کہیں یا بُرے کام کئے ہیں۔ جواب۔ دو باتوں میں فرق کرنا چاہئے۔ اول یہہ کہ جن لوگوں کا بیان کیا گیا ہو وہ تو ملہم نہ تھے۔ دوم یہہ کہ جنہوں نے یہہ بیان تحریر کیا وہ اشخاص ملہم تھے۔ مثلاً اگر ستیفان نے اپنے وعظ میں کوئی غلط بات کہی تو اُس سے لوقا کے الہام میں فرق نہیں آئیگا کیونکہ لوقا اُس کا مصلح نہیں پر ملہم مورخ ہے ویسے ہی اگر سب نے بے جا کلام کیا تو اُس سے قاضیوں کی کتاب کے مصنف کے الہام میں فرق نہیں آئیگا۔

تیسری مشکل۔ معترض کہتا ہے کہ بائبل کے تواریخی بیان اور دنیا کے تواریخی بیان میں اختلاف ہے۔ اِس مشکل کا جواب دینے سے پیشتر ہم اتنا یاد دلانا چاہتے ہیں کہ دنیا کا حال بائبل میں صرف اُسی قدر درج ہے جس قدر یہودی تواریخ سے متعلق تھا اور معترض کو بے صبر ہونا نہیں چاہئے کیونکہ زمانہ حال کی سائنس نے دکھلا دیا ہے کہ اکثر وقت سے پیشتر پچاس یا ساٹھ برس بائبل کی جن باتوں کو لوگ محض غلط سمجھتے تھے وہ بھی صحیح نکلی ہیں مثلاً بائبل پر ایک بڑا اعتراض یہہ کیا جاتا تھا کہ دانیل ۵ باب ۳۰ میں لکھا ہے کہ بیلشضر جو کسدیوں کا بادشاہ تھا قتل ہوا اور دارا مادی نے سلطنت لے لی حالانکہ دنیا کی تواریخ میں لکھا ہے کہ نابونی دس کسدیوں کا آخری بادشاہ ہے اور جب خورس بادشاہ نے بابل شہر کو لے لیا تو نابونی دس سے نیک سلوکی کی۔ لیکن ۱۸۵۴ء میں رولنسن صاحب نے مسوپتامیہ کے ملک میں ایک نوشتہ پایا ہے جسپر یہہ لکھا ہے کہ نابونی دس کا بڑا بیٹا بیلشضر تھا اور باپ نے اپنی حین حیات میں اپنے ساتھ سلطنت میں شریک کیا۔ پس یوں اختلاف نہ رہا۔ معترضوں کا یہہ نقص ہے کہ جب وہ بائبل اور تواریخ دنیوی میں کچھ اختلاف پاتے ہیں تو یہہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ تواریخ صحیح اور بائبل غلط جبکہ اُس کا اُلٹا فیصلہ یہہ ہوتا ہے کہ تواریخ غلط اور بائبل صحیح۔

چوتھی مشکل۔ معترض کہتا ہے کہ بائبل خود اپنی نقیض ہے پس وہ کس طرح الہامی ہو سکتی ہے۔ جواب۔ جن باتوں کو پیش کرکے لوگ بائبل میں متناقض باتیں ثابت کرنا چاہتے ہیں ذرا سی غور و فکر کے بعد ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ باتیں نقیض نہیں ہیں البتہ کبھی کبھی لوگوں نے اپنے اپنے طور پر بعض باتوں کا ایسا ذکر کیا کہ وہ نقیض معلوم ہوتی ہیں پر اصل میں یہہ اُن کے بیان کا تناقض ہے اِس اعتراض کی اکثر مثالیں بائبل کے شماروں اور قطعوں وغیرہ کی نسبت پیش کیجاتی ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ مدت مدید تک بائبل کی نقلیں دستی کی گئیں اور عبرانی زبان میں ہندسے نہیں ہیں پر ہندسوں کے عوض حروف کام میں لائے جاتے تھے اور بعض حروف باہم ایسے مشابہ ہیں کہ جلدی ایک دوسرے سے بدلے جا سکتے ہیں پر عدد میں بڑا فرق آ جاتا ہے لیکن اِن اختلافوں سے بائبل کے عقیدے اور اخلاق کی تعلیم میں ذرا بھی نقص نہیں آتا۔ عبرانی نوشتوں میں کئی حرفی سہو کاتب ہیں لیکن باوجود اُن سب کے عقیدے اخلاق اور تواریخ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا۔ علاوہ ازیں اِس بات کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ اعتراض بائبل کے الہامی ہونے پر نہیں پر بائبل کی حفاظت پر ہو سکتا ہے اور یہہ دونوں امر باہم متفرق ہیں مذکورہ بالا قسم کے اختلافات کے علاوہ چاروں اناجیل کے بیانات میں باہمی اختلاف بتلاتے ہیں لیکن انھیں جو اختلاف ہیں بھی وہ بجائے اِس کتاب کو نقصان پہنچانے کے زیادہ تر تصدیق بھی کرتے ہیں کیونکہ چار آدمیوں نے ایک ہی آدمی یعنے خداوند مسیح کی اپنے اپنے موافق چار تصویریں کھینچی ہیں۔ ایک تو اُسے یہودیوں کا مسیح دکھلاتا ہے دوسرا عالمگیر نجات دہندہ تیسرا ابن انسان چوتھا ابن اللہ۔ پس باعتبار ہر ایک مصور کے مقصد کے اِن تصاویر میں کسی قدر فرق ہونا معقول ہے پر بہت سے مقاموں میں جو اُنکا اتفاق ہے تو یہہ اِس کتاب یا تصاویر کی سچائی کا ثبوت ہے۔ اِس کے چہار اناجیل کا مقابلہ کرو۔ مثلاً ایک میں لکھا ہے دو چور مسیح کو ملامت کرتے تھے دوسری میں لکھا ہے کہ ایک ملامت کرتا تھا اور دوسرا جو مسیح سے دعا کرتا تھا تو ممکن ہے کہ پہلے دونوں نے اُسکو ملامت کی مگر بعد ازاں ایک نے توبہ کی اور اِن دونوں کا ذکر دونوں مصنفوں نے کیا۔ پھر ایک میں پطرس کے انکار کی نسبت لکھا ہے کہ لونڈی نے پوچھا دوسرے میں لکھا کہ مرد نے پوچھا۔ پس ممکن ہے کہ عورت نے بھی پوچھا اور مرد نے بھی پوچھا۔ ایک نے مرد کا بیان لکھا دوسرے نے لونڈی کا بیان لکھا۔ پھر کتابہ کی بابت اعتراض ہے کہ یوحنا ۱۹-۲۰ میں لکھا ہے "یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ" متی میں لکھا ہے کہ "یہہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ" لوقا میں "یہہ یہودیوں کا بادشاہ" اور مرقس لوقا کے موافق لکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صرف یوحنا ناصری کا لفظ مسیح کے حق میں استعمال کرتا ہے مگر یہہ کہ یہودیوں کا بادشاہ اِس میں سب متفق ہیں اور اِسی بات پر فتوے دیکے اُنہوں نے مسیح کو مصلوب کیا۔

پانچویں مشکل۔ معترض کہتا ہے کہ بائبل میں ایسے مقامات پائے جاتے ہیں جو اپنے الہامی ہونے کا خود انکار کرتے ہیں۔ مثلاً ا قرنتی ۷-۱۲ بمقابلہ ۱۰ و ۲۵ آیت۔ رسول قرنتس میں بیاہی عورتوں اور کنواریوں کی نسبت قرنتیوں کو تعلیم دیتا ہے۔ جب اُس نے الہامات کا ذکر کیا کہ عورت مرد سے جدا نہ ہو تو خداوند مسیح کے اُس حکم کی طرف جو اُس نے زمین پر ہوتے ہوئے دیا اشارہ کیا۔ دیکھو مرقس ۱۰ باب





بمقابلہ افرنتی ۷-۱۰ پر جب باقیوں کو کچھ کہنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے کہ خداوند نہیں پر میں کہتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کی جورو بے ایمان ہو اور وہ اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وغیرہ یعنے خداوند نے اپنی زمینی زندگی میں خود اِس امر میں کوئی حکم نہیں دیا مگر میں جو اُس کا الہام یافتہ رسول ہوں کہتا ہوں کیونکہ میرا کہنا بھی رسولی اختیار سے ہے - ویسے ہی افرنتی ۷-۲۵ میں کنواریوں کی بابت اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اِس کا بھی وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا - اگر کوئی شخص پولوس کے اختیار کی نسبت جاننا چاہے تو اُسی باب کی ۴۰ آیت کو دیکھے - مَیں جانتا ہوں کہ خداوند کی روح مجھ میں بھی ہے - اور افرنتی ۱۴-۳۷ "جو باتیں میں تمہیں لکھتا ہوں خداوند کے احکام ہیں" - پس مذکورہ بالا مقامات میں بجائے الہام کے انکار کے الہام کا اقرار ہے ؁

چھٹویں مشکل - معترض کہتا ہے کہ کئی ایک روزمرہ کی معمولی باتوں کا ذکر بائبل میں پایا جاتا ہے جنکے لئے الہام کی ضرورت نہ تھی - مثلاً پولوس کا سلام - اور تمطاوس کو وزن استعمال کرنے کی اجازت - اور پولوس کے لبادہ کا لے آنا وغیرہ - جواب - جو لوگ یہہ فرق کیا چاہتے ہیں کہ فلان باتیں الہامی ہیں اور فلان نہیں انہیں ماننا ہوگا کہ بائبل الہامی اور غیر الہامی باتوں کا مجموعہ ہے اور انہیں بتلانا پڑیگا کہ کہاں سے الہامی بات شروع ہوئی اور کہاں ختم ہوئی - پر برعکس اِس کے کل بائبل روح القدس کی خاص تاثیر سے لکھی گئی - ملہم شخص مجاز تھا کہ وہ کسی معمولی بات کا ذکر بھی کر دے کیونکہ الہام کے لئے ہمیشہ مکاشفہ ہی ضرور نہیں اور علاوہ ازیں ان معمولی باتوں سے بھی روح القدس سکھلانا چاہتا ہے کہ بھائیوں کی محبت اور تندرستی کی فکر - اور رسول پولوس کا افلاس اور تنگی جو خداوند کی خدمت کی خاطر تھی ضروری ہے بس جیسے عالم نظرت میں ہاتھی سے لیکر چیونٹی تک خدا کی مخلوق کا کام نظر آتا ہے ویسے ہی بائبل کی اعلےٰ باتوں سے لیکر ادنےٰ تک الہام کا کام نظر آتا ہے ؁

ساتویں مشکل - معترض کہتا ہے کہ بائبل اور سائنس (یعنے علوم طبعات الارض وہیئت وغیرہ) میں مطابقت نہیں ہے پس ایسی کتاب الہامی کیونکر ہو سکتی ہے - جواب دینے سے پیشتر ملحوظ خاطر رہے کہ بائبل دینی صداقتوں کا اظہار کرتی ہے جو انسان از خود معلوم نہیں کر سکتا لیکن سائنس تحقیقات اور دریافت کے بعد کسی بات کو معلوم کرتی ہے - پس سائنس بائبل سے طلب نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی کوئی عاقل بائبل سے یہہ طلب کریگا کہ بائبل کیوں علمی اصطلاحات میں نہیں لکھی گئی - اب ہم ذرا غور کرینگے کہ آیا حقیقت میں یہہ بات سچ ہے کہ بائبل سائنس کے خلاف ہے یا نہیں - اگر یہہ بات سچ ہوتی تو بائبل کو ہم الہامی نہ مان سکتے - بڑے بڑے عالم و فاضل بھی بائبل کو الہامی تسلیم کرتے ہیں اگر درحقیقت کوئی اختلاف ہوتا تو یہہ لوگ اِسکو ہرگز الہامی نہ مانتے - علاوہ بریں جتنی تحقیقات آجتک ہو چکی ہے اُس سے بائبل بجائے زک اُٹھانے کے تقویت ہی پاتی رہی ہے بقول ہاروی صاحب "سائنس بہت سی باتوں میں عجیب طرح سے بائبل کی حمایت ہی کرتی ہے" قول کیور صاحب "موسیٰ کے بیانات عجیب طور سے سائنس کے مطابق ثابت ہوتے جاتے ہیں" اور پروفیسر دنا کا قول ہے کہ "پیدائش کے پہلے ابواب سائنس کے عین مطابق ہیں" پروفیسر لی صاحب نے ایک قول پروفیسر ویودل کی کتاب سے نقل کیا کہ "سائنس کسی شے کی اصل کو نہیں بتلا سکتی بلکہ جسقدر ہم سائنس سے کسی شے کی اصل کو معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُسی قدر زیادہ پیچیدہ معلوم ہوتی ہے" - پس بموجب اقوال مندرجہ بالا سائنس بائبل کی تردید نہیں بلکہ تائید ہی کرتی ہے ؁

آٹھویں مشکل - معترض کہتا ہے کہ چونکہ بائبل میں معجزے پائے جاتے ہیں اسواسطے یہہ الہامی نہیں ہے کیونکہ معجزے ناممکن ہیں - جواب جاننا چاہئے کہ معجزہ ہے کیا؟ جواب خدا کی قدرت کا ظہور - پس یا تو خدا کو قادر مطلق نہ مانو یا اگر مانو تو معجزہ بھی مانو - خدا نے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے قوانین قدرت مقرر کئے ہیں لیکن اگر خدا کا کوئی اِس سے اعلےٰ مقصد ہو تو اُس کے پورا کرنے کے لئے وہ نئے قانون کو کام میں لا سکتا ہے اور کوئی محدود انسان غیر محدود خدا کی نسبت یہہ نہیں کہہ سکتا کہ فلان بات خدا کے لئے ممکن ہے اور فلان نہیں - شاید بائبل کا کوئی معجزہ ایسا نہیں سوا یشوع کے معجزہ کے جس پر سخت حملہ کئے گئے ہیں - اُس معجزہ کی نسبت اتنا تو صاف ہے کہ جو کام اُسوقت خدا نے کیا انسانی الفاظ میں اُس کا بیان یوں ہوا ہے کہ سورج ٹھہر گیا - پس یہہ ایک کہنے کا طریقہ ہے یا انسانی محاورہ ہے پر مراد یہہ ہے کہ خدا نے اعجازی طور سے انکو پوری فرصت دی جس سے وہ فتحیاب ہو گئے ؁

مجھے اُمید ہے کہ یہہ مضمون اُن لوگوں کے لئے خالی از فائدہ نہ ہوگا جو کہ بائبل کو الہامی و غیر الہامی باتوں کا مجموعہ قرار دیتے یا یہہ کہتے ہیں کہ یہہ الہامی کلام ہی نہیں ہے اگر وہ لوگ اپنی آنکھوں سے سائنس کی تعصب کی عینک اتار کر اِس مضمون کو بغور مطالعہ کرینگے تو اپنی مشکلات کا حل اِسمیں پائینگے اور ضرور اِس سے مستفید ہونگے - خدا ایسے لوگوں کی ہدایت کرے اور آفتاب صداقت اپنے نور سے انکو منور کرے کہ وہ ایسی صریح غلطی سے بچے رہیں اور اُس کا حقیقی عرفان حاصل کریں - آمین ؁

الراقم
جسونت سنگھہ - از کلارک آباد

حافظ آباد - ضلع گجرانوالہ میں دیا سلائی بنانے کا ایک نیا کارخانہ کھلا ہے - دیسی تجارت کو فروغ دینے والوں کو اپنے ہموطنوں سے ہمدردی کی کم اُمید رکھتے ہوئے تجارتی اصولوں پر غیر ممالک کی اشیاء کے مقابلہ پر سامان عمدہ اور ارزان طیار کرنے کی ضرورت ہے ؁

مُراسلات

مبارک انتقال

ہم نور افشان میں اکثر "انتقال پرملال" پڑھتے رہے ہیں مگر ہم اپنے ناظرین کو آج ایک مبارک انتقال کی خبر دیتے ہیں؛

پادری کنورسین صاحب جو سہارنپور کی پرسبٹیرین کلیسیا کے پُرانے شرکوں میں سے تھے اور جنہوں نے سنہ ۱۸۵۶ء میں سہارنپور میں ہی مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا تھا اور لودیانہ (پنجاب) مشن کے متعلق انجیل کی بشارت کا کام کرتے رہے ہیں اسی برس کی عمر میں ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ کو قریباً ۵ بجے صبح اپنی زمینی خدمت کو ختم کرکے ابدی مکانوں میں خداوند کے آرام میں داخل ہونے کے لئے چلے گئے ہیں۔ باوجود اس قدر عمر رسیدہ ہونے کے ان کے ہوش وحواس آخر تک قائم رہے۔ ۱۹ اکتوبر کی شام کو بدھ کی معمولی عبادت میں تشریف لے گئے اور عبادت کے بعد انڈسٹریل سکول کے طالب علموں اور دیگر مسیحیوں سے گفتگو کرتے رہے رات کو کھانا کھاکر حسب معمول اپنے پلنگ پر تشریف لے گئے۔ آدہی رات کے قریب نوکر کو جگایا اور کہا کہ میرا دم رکتا ہوا معلوم ہوتا ہے مجھے اُٹھاکر بٹھا دو لیکن جب بیٹھنے سے بھی آرام نہیں ہوا تو پھر لیٹ گئے اور حکم دیا کہ پلنگ کو برامدہ سے اندر کردیا جاوے وہاں بھی تھوڑی دیر تک یہی حال رہا۔ اُنکے کمرے میں ایک آرام چوکی رکھی رہتی تھی جسپر بیٹھکر وہ دعا و دھیان کیا کرتے تھے۔ حکم دیا کہ انکو اس چوکی پر بٹھا دیا جاوے۔ صبح پانچ بجے تک اسی جگہ بیٹھے ہوئے چپ چاپ دعا میں مشغول رہے اگرچہ نوکروں نے منت کی کہ کسی کو انکی بیماری کی نسبت اطلاع دیجاوے مگر انہوں نے منظور نہیں کیا اور رات کے وقت کسی کو تکلیف دینا پسند نہیں کیا۔ صبح ہونے پر سہارنپور کی کلیسیا کے قسیس مسٹر ایچ میکملن کو بلوابھیجا۔ جب وہ تشریف لائے تو اُن سے اپنی طبیعت کا حال بیان کرکے الماری کی چابی اُنکے سپرد کردی۔ مسٹر میکملن نے علاج کے لئے ڈاکٹر وغیرہ کو بلانے کے لئے کہا مگر انہوں نے کہا کہ اب ضرورت نہیں۔ اُن سے دعا مانگنے کی درخواست کی دعا کے چند منٹ بعد دم دیدیا۔ انکو کسی قسم کی تکلیف وکشمکش نہیں بلکہ نہایت تسلی واطمینان کے ساتھ اس جہان سے رخصت ہوکر اپنے آسمانی گھر کو چلے گئے۔ ناظرین کیا یہہ مبارک انتقال نہیں؛

اگرچہ وہ مسیحی ہوکر قریباً آدھی صدی کے کلیسیا میں شریک رہے مگر انکی زندگی تمام لوگوں کے سامنے بے داغ اور بےعیب رہی کوئی انکی طرف انگلی اٹھاکر انکے کسی عیب کو دکھلا نہیں سکتا جب سے وہ مظفرنگر سے تبدیل ہوکر سہارنپور تشریف لائے تھے۔ اس وقت سے سیمنری کے طالب علموں خاصکر نو مریدوں کے صلاح کار اور مددگار رہے ہیں۔ چونکہ وہ خود ہندو قوم سے مسیحی ہوئے تھے اسواسطے وہ ولایتی مشنریوں سے زیادہ اپنے تجربہ سے نومریدوں کی مشکلوں اندرونی کشمکشوں اور مایوسیوں کو جانتے تھے اُنکی موجودگی سے بہت سے ایسے طالب علموں کو جو بپتسمہ پاکر ہی سیمنری میں آگئے تھے بہت کچھ مدد اور فائدہ پہنچتا رہا۔ وہ نہ صرف اپنے تجربہ سے روحانی طور پر انکی مدد کرتے رہے بلکہ بعض اوقات انہوں نے جب کسی طالب علم کو تکلیف میں دیکھا مالی مدد سے بھی دریغ نہیں کیا اُن کے وسیلے سے کئی کمزور مسیحی زور آور بنائے گئے۔ گرنے سے سنبھالے گئے۔ مسیح کے جلال کے لئے غیر تمند ہوگئے۔ اگرچہ اُن کے اس قسم کے کام کا ذکر مشن کی رپورٹوں میں نہیں کیا جاسکتا تھا مگر خدا کے نزدیک یہہ کام بہت بھاری اور ضروری تھا جس کو وہ اپنے آخری دم تک کرتے رہے اور جس کے سبب سے اگرچہ وہ مرگئے تو بھی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے؛

علاوہ اس کے انمیں سچائی کا پیار اور وعدے کے ایفا کا خیال غیر معمولی طور سے موجود تھا۔ اگرچہ وہ سچے خیرخواہ اور ہمدرد تھے تو بھی سچائی کو ظاہر کرنے سے کبھی نہیں رکتے تھے انکو ہرگز پسند نہیں تھا کہ سچائی کو توڑ مروڑ کر لوگوں کے حسب پسند بنایا جاوے وہ سچائی کو بے لاگ ولپیٹ پھیلانا پسند کرتے تھے اور اپنی منادی میں اگرچہ غیر اقوام کے معبودوں کو بُرا بھلا نہیں کہتے تھے مگر مسیح کی انجیل کی صداقتوں کو بغیر کسی قسم کی جھجک اور لگاؤ کے پیش کرتے تھے۔ وہ برگزیدگی کی تعلیم کے قائل تھے اور اس کے سبب سے اپنی زندگی کی سخت سے سخت آزمائشوں اور تکلیفوں میں بھی صابر اور بہ قلع اور خوش رہ سکتے تھے۔ جن دُکھوں اور مصیبتوں کے سبب سے عام بالکل مایوس اور پست ہوجاتے ہیں اُنہیں وہ خدا کی مہربانی وشفقت کے ہاتھ کو پہچان لیتے تھے؛

اگرچہ وہ زندگی بھر مشن کی ملازمت کرتے رہے اور اپنے کام کو اچھی طرح سے انجام دیتے رہے مگر طبیعت کے آزاد اور اپنی آمدنی پر قناعت کرنیوالے تھے۔ جو کچھ انکو مشن کے قاعدے کے موافق ملتا رہا اُس پر اکتفا کی اور اس سے اپنے دُکھ وتکلیف وبیماری وغیرہ کے لئے بچاتے رہے دُکھ وتکلیف کے آجانے پر کسی مشنری سے مدد کے لئے درخواست نہیں کی۔ وہ اس قسم کی مدد کو کمینہ پن سمجھتے تھے اور جس طرح سے ہوسکے اپنی حالت میں ہی گذارا کرنے کی کوشش کرتے تھے؛

اگرچہ بہت عمر رسیدہ ہوچکے تھے اور ٹانگوں کی نسوں کے سخت ہوجانے کے باعث سے جلدی جلدی چل نہیں سکتے تھے تو بھی کم ازکم ہفتے میں ایک بار ضرور شہر میں جاکر انجیل سناتے رہے۔ وہ نجات کی بخشش کے سبب سے ہمیشہ حلیم اور شکر گذار تھے اسواسطے اُنکی کوشش رہتی تھی کہ حتی الوسع لوگوں کو مسیح کی خبر دینا ضروری ہے اور شکر گذاری کا سچا اظہار ہے؛

کاشکہ ہم اپنے بزرگ کے نقش قدم پر چلکر اوروں کے لئے مفید اور برکت کا باعث بنیں اور اپنے وعدوں کے ایفا کرنے اور سچائی اور دیانتداری میں اُنکے نمونہ کی پیروی

کریں اور مسیح کی بادشاہت کے بڑھانے میں دل وجان سے کوشش کریں -

راقم
این - پریم داس

مسیحیوں اور آریوں کا مباحثہ

ناظرین پہ روشن کیا جاتا ہے کہ میں عرصہ دو ماہ سے انجیلی خوشخبری دینے کے لئے مشن کی طرف سے دھرم کوٹ ضلع فیروزپور میں مقرر کیا گیا - مگر ہمارے شہر آریہ سماج کو یہہ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے - اور بہت سی کوششیں کیں کہ مسیح کا جھنڈا یہاں نہ گاڑا جاوے - یہہ بات ہمکو اپنے دوست کی زبانی جو ایک محقق آدمی ہے ثابت ہو گیا کہ مالک مکان پر بھی یہہ لوگ بہت سی باتیں بناتے ہیں مالک مکان ایک عزت دار ممبر کمیٹی ہے وہ اُن کی لاف زنی کا کچھ خیال نہیں کرتا کیونکہ وہ بڑا محقق اور عیسائی دوست ہے کیونکہ جب کوئی عیسائی منادی کے لئے آجاوے اور جگہ مکان نہ ملے تو وہ اپنی دوکان کے آگے منادی کرنیکی اجازت دیدیتا ہے جب انکی پیش کچھ نہ گئی تو سماج کے لوگوں نے اپنے من گھڑت چھوٹے سوالوں سے بدظن کرنا اور لغو شیخی مارنی شروع کی کہ عیسائیوں کی کیا مجال ہے کہ آریہ سماج کا مقابلہ کر سکیں ہم تو بار بار انکو کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ مباحثہ کر لیویں مگر ویدوں کی روشنی کا عیسائی کب مقابلہ کر سکتے ہیں ہم ان باتوں کو سنکر خاموش رہتے ہیں پھر سماج نے یہہ کرنا شروع کیا کہ بیہودہ لڑکوں کو بیہودہ سوال بنا کر لکھدیتے ہیں اور وہ آکر سوالات ہمکو دیتے ہیں جب انکو جواب دیا جاتا ہے تب گالی دینی شروع کر دیتے ہم انکو بھی سمجھاتے اور گالیوں کی برداشت کر لیتے ہیں - بھلا ایسے بیہودہ اوزاروں سے عیسائی کب جوش میں آتے ہیں کیونکہ وہ تو اپنے خداوند کے نمونہ اور حکم کے مطابق برداشت کرکے اُسکا جلال ظاہر کرتے ہیں - بہت دفعہ ایسا شور کر دیا کہ ہمکو خواہ مخواہ دوکان بند کرنی پڑی کیونکہ ایسے فحش کلام کو عیسائی سننا پسند نہیں کرتے اور بازار میں ہر طرف سے لوگوں سے سنتے ہیں کہ بھائی عیسائی سماج کا مقابلہ نہیں کرتے بلکہ جس روز سے دیانندی مذہب جاری ہوا ہے لوگ عیسائی ہونے سے بند ہو گئے ہیں - بیچارے جنکو علم نہیں ہے وہ کیا جانیں کہ روز بروز عیسائی مذہب دنیا میں کس قدر پھیلتا جاتا ہے وہ تو دیانندیوں کی باتوں میں بھولے ہوئے ہیں اگر کچھ لکھے پڑھے ہوں تو معلوم کریں کہ ہر سال مسیح کا مذہب کس قدر ترقی کرتا ہے اس لئے ایسے حملوں سے تنگ آکر ہمنے خیال کیا کہ ضرور دیانندی تاریکی کو بذریعہ انجیلی روشنی کے دور کیا جاوے کیونکہ بار بار ممبر آریہ سماج فقیر جند اگر ہمیں کہا کرتا ہے کہ آریہ سماج کے ساتھ مباحثہ کرکے آپ پھر ویدک دھرم کو گرہن کریں لہٰذا ہر کہ تنگ آید بجنگ آید - اس مقولہ کو مدنظر رکھکر آریہ سماج کو مباحثہ کرنے کے لئے نوٹس دیا گیا سماج نے ہماری درخواست کو منظور فرمایا اور تحریری کاروائی کو منظور کیا اور مضمون زیر بحث ہمسے طلب کیا ہمنے مضمون یہہ رکھا کہ آیا انسان نجات ابدی کو وید مارگ سے حاصل کر سکتا ہے اور وہ سوال وجوہات کے طور پر تحریر کئے جس سے سماج حدود سے باہر نہ چلا جاوے چنانچہ وہ بھی اگلے ہفتہ میں جو کچھ اُنپر کاروائی ہوئی ہے وہ بھی نور افشاں کی نظر کئے جاوینگے اور فی الحال جو کچھ تحریری کاروائی ہماری طرف اور سماج کی طرف سے ہوئی ہے نظر ناظرین کی جاتی ہے اور جو دس سوال عیسائی مذہب پر سماج نے کئے ہیں جنکا جواب انکو دیا گیا کسی اپنے پریس میں چھپوادینگے جب وہ چھپوا چکینگے انکی تردید نور افشاں میں کرکے پبلک پر روشن کیا جاویگا ؎

سوال

کیا انسان ابدی نجات کو وید مارگ سے حاصل کر سکتا ہے ؟ جواب آریہ سماج - نجات ابدی نہیں بلکہ میعادی ہوا کرتی ہے اور وید مارگ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اور سے نہیں - تردید نجات کے معنے چھوٹنے کے ہیں جب آپ تسلسل انادی مانتے ہیں تو چھوٹنا ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہہ کہو کہ ایک عرصہ تک چھوٹنا نجات ہے تو جب انسان ایک قالب کو چھوڑ دوسرے میں جاتا ہے تو اُسکو بھی کیا نجات نہیں مانتے کیونکہ ایک قالب سے وہ چھوٹ گیا ہے پس جو ابدی نہیں وہ نجات ہی نہیں ہو سکتی بار بار مرنا پیدا ہونا یہہ ایک قسم کا آواگون ہے نجات نہیں ہے کیونکہ ہر ایک شخص ابدی نجات کا خواہاں ہے جس حالت ابدی نجات وید میں ہے ہی نہیں تو اُس کا ماننا بالکل فضول اور بے فائدہ ہے اور سلسلہ آواگون جاری رہتا اور بند نہیں ہوتا کیونکہ بقول آپکے انسان بار بار جنمتا مرتا ہے لہٰذا اُسکو نجات کون کہہ سکتا ہے ؟ دیگر خدا کے وید تناسخ کے بند نہ کرنے سے نہ تو دھرمی ٹھہر سکتا ہے اور نہ سرب شکتی مان قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ علیم خیال کیا جا سکتا ہے اور نہ عادل رہتا ہے کیونکہ وہ پاپ کے سلسلہ کو بند نہیں کرتا بلکہ بار بار پاپ کو ترقی دیتا ہے کیونکہ جبکی موکھیہ سے مکتی ہو جاتی ہے اُس بیچارے کو ناحق جنم دیتا اور جو پاپی پرش ہیں انکو شیر گرگ سانپ وغیرہ درندو نہیں پیدا کرکے گناہ کی سزا نہیں بلکہ پاپ کو ترقی دیتا ہے - اس لئے ویدک خدا لائق پرستش نہیں اور خدا پاپ کے دور کرنے میں کم مرتبہ رکھتا ہے لہٰذا وہ خدا ٹھہرنے کے لائق ہی نہیں ہے کیونکہ خدا پاک اور مقدس ہے وہ پاپ سے دشمنی رکھتا ہے دیگر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ یہہ میعادی نجات وید مارگ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے بھلا آپ اچھے دانا ہیں کل جہان تو ابدی نجات کا طالب مگر دیانندی پاک ہونا برا خیال کرکے مرن جنم میں آنا ہی ثواب خیال کرتے ہیں جیسے ویدک خدا گناہ کو پسند کرتا ہے ویسے آپ بھی گناہ کو پسند کرتے ہیں - ذرا دیانندی تاریکی سے باہر نور کے پاس آؤ اور ابدی نجات حاصل کرو کیوں موت کو پسند کرتے ہو - بیشک وید مارگ میں تاریکی ہے وہاں نجات کہاں ہے آگے جواب آریہ سماج لکھا جاتا ہے ؎

ابدی نجات کی خواہش کرنا مرگ ترشنا کے جل سے سنان کی اچھیا کرنا ہے - اور اکاش پشپ نے عطر کے حاصل کرنے کی تمنا کرنا ہے کیونکہ نجات ابدی غیر ممکن شے ہے اس لئے

کہ انسان اور انسان کے کرم محدود ہیں اِس لئے اُس کے نتائج بھی محدود ہو سکتے ہیں۔ غیر محدود ہونے ناممکن ہیں مگر آپ کے پاس ابدی نجات کی کوئی دلیل ہے تو شوق سے بیان کیجئے ورنہ یہی یہہ دلیل کہ آواگون ہی ایک میعادی نجات ہے یہہ سراسر آپکی غلطی یا خام خیالی ہے کیونکہ فی الحقیقت میعادی ہی نجات کہلانے کے قابل ہے۔ نجات ابدی پر نجات کا لفظ عاید ہی نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ایک قسم کی قید ہے جس کی خواہش کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جس چیز کا شروع ہوا کرتا ہے اُسی کا آخر بھی ہوا کرتا ہے چونکہ نجات کا بھی شروع ہے اِس لئے اُس کا انجام بھی ضرورت ہے اور یہہ جو فرمایا کہ خدا نے وید تناسخ کو نہ بند کرنے سے ادھرمی ٹھہر سکتا ہے یہہ بھی آپکی بے عقلی کا سبب ہے کیونکہ جب تک پوتر مسئلہ تناسخ پر اعتقاد نہ کیا جاوے تب تک خدا کی صفات متبرکہ مثلاً انصاف وعدالت وغیرہ ثابت نہیں ہو سکتے خداوند تعالےٰ کو ہم منصف اور عادل ایسی حالت میں کہہ سکتے ہیں جب کہ ہم تناسخ کے قائل ہوں ورنہ بغیر تناسخ ماننے کے بلا موجب کسی کو اندھا لولا اپاہج مفلس دولت مند بیمار تندرست وغیرہ پیدا کرنا بعید ہے یہہ کہنا کہ دنیا کو خدا ان مصیبتوں میں پیدا کرتا ہے خدا پر ظلم اور بیرحمی کا دھبہ لگاتا ہے اور خداوند جل شانہٗ کی جلیل صفات کو زائل کرنا ہے نقط*

تردید

جناب من آپ مرگ تر شنا کے جل سے سنان کرنے اور اکاش پشپو کی تشبیل دیکر نجات ابدی کو ناممکن بیان کرتے ہیں اور دلیل اسپر آپکی یہہ ہے کہ انسان محدود اور اُن کے نتائج بھی محدود ہیں پہلی دلیل آپکی یہہ ہے سنئے خدا علیم ہے اِس لئے وہ جانتا ہے کہ انسان سوائے مکمل سزا کے پھر بار بار گناہ کریگا اِس لئے اُس نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ بدکرداروں کو ایسی سزا دی کہ وہ پھر گناہ نہیں کرنے پاتے اور نیکوکار ہمیشہ نیک رہکر خدا کی حضوری میں خوشی اور خرمی کریں اِس لئے وید کا خدا بے علم خیال کیا جاتا ہے اُس کو علم ہوتا تو جیو کو مکمل سزا دیتا اور جیو گناہ سے باز آ جاتا مگر بے علمی کے باعث وہ پوری سزا جزا نہیں دیتا حالانکہ لاکھوں دفعہ ایسی سزا جزا دے رہا ہے مگر جیو پھر بھی باز نہیں آتا اس لئے ویدک خدا سرب شکتیمان اور عادل بھی نہیں ٹھہر سکتا بلکہ ایک تماشہ بین ہے جو ہر وقت پاپ پن کا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ پاپ کی سراسر ترقی کرواتا ہے جب موکیہ شدہ کو پھر جون میں بھیجنا سراسر پاپ کی ترقی کروانا نہیں تو کیا ہے اِس لئے یہہ ناممکن بات اُسکی شان میں ہے کہ وہ بار بار گناہ کروا سکے۔ بلکہ وہ اپنی عالی عدالت سے یہہ ہی فیصلہ کرتا ہے کہ پھر گنہگار گناہ کرنے نہیں پاتا اسکو ابدی جہنم دیتا ہے اور دھرمی کو ابدی نجات سواے صاحب کیا ہی آپکی میعادی نجات ہے خدا کی شان میں ایسی عدالت ناممکن ہے دیگر آپنے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دلیل ہو تو شوق سے بیان کر دیجئے یہہ سب مذکورہ بالا دلیلیں ابدی نجات کی پیش ہیں اور آگے پھر کرتا ہوں سنئے جو آپ بتلاتے ہیں کہ یہہ ناممکن ہے کیونکہ نجات ابدی وید مارگ میں ہے ہی نہیں بلکہ بعوض نجات کے ایک تماشہ بینی ہے۔ یہہ تو آپ کا کہنا بہت ٹھیک ہے پھر آپ لکھتے ہیں یہہ نجات ہے آواگون نہیں ہے ایسے سمجھانا آپ کی بے عقلی ہے میں آپکو عقلمند بناتا ہوں سمجھو ایک آدمی مکتی پاکر پھر خشی جنم میں آیا اور پھر پاپ پنیوں کتا بھی گدھا شیر بنا ہوا پھر موکیہ ہو گیا پھر پیدا ہوا یہہ سلسلہ جاری رہنے کو ہی آواگون کہتے ہیں۔ اب عقل آ گئی سمجھ لیا اسی طرح سے براے مہربانی سمجھ لیا کریں اگر سمجھ میں فرق رہا تو آیندہ تقریر میں سمجھ لینا۔ دیگر آپ فرماتے ہیں کہ میعادی نجات ہی نجات کہلانے کے لائق ہے کیوں جی کون ایسا خیال کرتا ہے کہ میں ایک سال تک بیماری سے چھوٹ جاؤں دوسرے سال پھر مجھے بیماری ہو جاوے یہہ سوامی دیانند جی کا خیال ہے یا اُن کے چیلوں کا اور تو کوئی ایسا خیال نہیں کرتا۔ پھر آپ تحریر کرتے ہیں نجات ابدی پر نجات کا لفظ ہی عاید نہیں ہو سکتا کیا پوست کی پینک میں کہہ رہے ہو۔ نجات وہی ہوتی ہے جو ابدی ہو ورنہ جس کو ایک عرصہ کی نجات ہو وہ نجات ہوتی ہے بیشک تمہاری تقریر کا پبلک کو خوب مزا آویگا۔ جوشی اینیدہ راقم محمد میں آگیا۔ کاش نا تحقہ از دھرم کوٹ۔

کرسچین انڈیور

تسلی بخش وعدہ

اکتوبر ۱۰ معاف کرنے کے۔ ۱-سلاطین ۸: ۴۶-۵۰

نومبر ۱- اطمینان بخشنے کے۔ یوحنا ۱۴: ۲۵-۳۱

" ۲- دانائی بخشنے کے۔ امثال ۲: ۱-۹

" ۳- سلامتی دینے کے۔ یوحنا ۱۶: ۱۹-۲۱

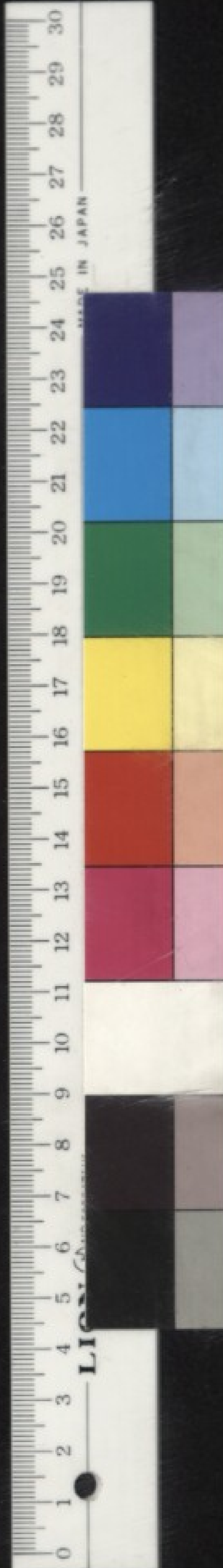
" ۴- کامل بنانے کے۔ ۲-کرنتھیوں ۱۲: ۹-۱۰

" ۵- بہشت میں پہنچانے کے۔ مکاشفہ ۲۲: ۱-۵

" ۶- اتوار- خدا کے ایسے وعدے جو مجھے تسلی دیتے ہیں۔ ۲-پطرس ۱: ۱-۴

خدا کے وعدے ہمارے فایدہ کے لئے ہیں مگر ہمارے آرام شروع شروع میں اخیر کامل بھروسہ رکھنا مشکل ہو گا۔ لیکن مسیح ہماری مدد کریگا۔ کیا تمکو دنیا کے وعدوں کو یا خدا کے وعدوں کی زیادہ فکر ہیں؟ ہر دو میں سے کونسے تمکو زیادہ پیارے معلوم ہوتے ہیں؟ اگر تم خدا کی وعدہ کی ہوئی چیزیں پانی چاہو تو پہلے لازم ہے کہ تم دریافت کرو کہ کن کن چیزوں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ کلام الہٰی کو شروع سے لیکر آخر تک پڑھو اور جب خدا کے کسی وعدہ کا ذکر آئے حاشیہ پر و کا حرف لکھو پھر تمہیں آگے جھٹ پتہ لگ جائیگا کہ یہاں وعدہ کا ذکر ہے یاد رکھنا کہ وعدہ خواہ کیسے ہی تسلی بخش کیوں نہ ہوں تمہارے لئے سوکھی ہوئی ڈالیوں کی مانند ہونگے جب تک کہ تم انکا تجربہ نہ کرو۔ بعد ازاں سرسبز ہو جائینگے اور پھل لائینگے*

خدا کے وعدوں کی بنیاد بہت ہی پختہ ہے۔ اُنکی بنیاد خدا کا عدل اور راستبازی اس لئے وہ غافل نہیں ہو گا اور نہ بھولیگا۔ وہ ہمیں وہ جو لکھا نہیں دیگا۔ وہ راستباز ہے



اِس لئے وہ غافل نہیں ہوگا اور نہ بھولیگا۔ وہ سچا ہے اِس لئے اُس میں تغیر و تبدل نہیں ہے۔ وہ قادر ہے اِس لئے جو کچھ اُس نے وعدہ کیا ہے پورا بھی کریگا ۔

غور طلب سوالات کلام اللہ کے کونسے وعدے میرے تجربہ میں پورے ہوئے؟

کیا میں کلام اللہ میں خدا کے وعدوں کی تلاش کر رہا ہوں؟

کیا میں نے کلام اللہ کے وعدوں کو حفظ کیا ہے۔

مجلس کے واسطے ہر ممبر دس معدودوں کی تلاش کرے اور مجلس میں سُنائے ۔

خط وکتابت پادری ٹی۔ گریم بیلی وزیر آباد سے کرنی چاہئے ۔

واقعات و آرائیں

تجویز تو عمدہ ہے۔ پایونیر نے روس کی وسط ایشیا میں ریل کے متعلق لکھتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ افغانستان کو خوب ہوشیار رہنا چاہئے۔ کیونکہ روس گویا بڑھ رہا ہے۔ اور جہاں پٹھانوں کی دلاوری کی ہے وہاں ظاہر کیا ہے کہ پٹھانوں میں اعلیٰ فوجی افسران موجودہ جنگ کے طریق سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اور یہہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر افغان افسران ہند میں آکر قواعد دانی اور جنگ سازی کے رموز سرکاری فوجوں کے ساتھ رہنے سے چند سال کے اندر سیکھ جائیں تو افغانستان کی یہہ کمی دور ہو سکتی ہے لکھا ہے کہ امیر عبدالرحمن کے وقت میں سرکار نے یہہ تجویز کی تھی کہ چند اعلیٰ قواعد دان اور فوجی افسران امیر صاحب کو مستعار دیئے جائیں تاکہ وہ اپنی فوج کو اُن سے قواعد سکھائیں۔ لیکن مرحوم امیر صاحب نے یہہ تجویز پسند نہیں کی۔ آج کل کابل میں روس کی وسط ایشیا میں ترقی کرنے سے خطرہ پیدا ہو رہا ہے اور موجودہ امیر صاحب سرکار کی نیک نیتی کو اچھی طرح جان گئے ہیں۔ اِس لئے اِس وقت میں اگر امیر حبیب اللہ صاحب اِس تجویز پر عمل کریں تو افغانستان کا خاص فائدہ ہو سکتا ہے۔ پایونیر کی تجویز تو عمدہ ہے ۔

ولایت میں ایک بڑھیا رہتی ہے۔ جو شکل و شباہت رنگ و عمر میں مرحومہ ملکہ معظمہ سے ملتی جلتی ہے تعجب ہے کہ ایک سال میں ہی اُن کا جنم ہوا تھا۔ اور دونوں ایک ہی سال میں دو بیوہ ہوئیں ۔

ایک معصر کا نامہ نگار الفاظ ذیل میں لاہور کے گداگروں کی کثرت کی شکایت کرتا ہے۔:۔ جہاں کوئی شریف آدمی کسی سوداگر کی دوکان پر گیا۔ وہاں یہہ مادر پدر آزاد گروہ بھی آموجود ہوتا ہے اور بیچارے شریف کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ وہ حیران ہو جاتا ہے کہ کرے تو کیا کرے اور یہہ ایسے طریق پر اس کے گرد ہوتے ہیں۔ کہ کسی طرح ہٹائے نہیں ہٹتے اِس مذموم اور تکلیف دہ طریقہ گداگری کو دور کرنے کے لئے سوداگر لوگ اپنی جگہ یہہ انتظام کریں کہ اِن کی دوکان کے سامنے کوئی گداگر کھڑا نہ ہونے پائے۔ تو بھی ایک خدنگ اِس مصیبت سے مخلصی ہو سکتی ہے ۔

کیا دُنیا کو معلوم ہے کہ جاپانی کیسے بہادر ہیں؟ نوجوان عجب جوش میں جنگ کرنے جاتے ہیں اور اِن کے والدین اگر رخصت کے وقت آبدیدہ ہو جائیں تو ہر شخص انکی ملامت کرے اور اگر وہ آنسوں بہا کر اپنی اولاد کو بیدل کریں گنہگار سمجھے جائیں جاپانی اپنے لڑکوں کو جب لڑائی پر بھیجتے ہیں تو ہمیشہ کے لئے انکو قربان کر دیتے ہیں اور اگر وہ اتفاقاً واپس آئیں تو اپنی ذلت سمجھتے ہیں ۔

لطیفہ ایک بار کوئی لڑکا مدرسہ میں بہت دیر کر کے پہنچا۔ اُستاد نے خفا ہو کے پوچھا کہ تو نے آج اتنی دیر کیوں کی۔ اُس نے جواب دیا کہ صاحب کچھ نہ پوچھئے۔ راستے میں اتنی کیچڑ تھی کہ ایک قدم آگے رکھتا تھا تو دو قدم پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ اُستاد نے سوال کیا کہ اگر یہی کیفیت تھی تو تم یہاں تک کیونکر پہنچے۔ شاگرد بولا صاحب جب میں نے یہہ حال دیکھا تو پھر کر گھر کی طرف چلنا شروع کیا اور اِس تدبیر سے مدرسہ میں پہنچ گیا ۔

لنڈن میں مچھر اور مکھیوں سے بچنے کے صندل کی لکڑی کا جلانا مفید ثابت ہوا ہے۔ آدھ انچہ چوڑی۔ اور تین انچہ لمبی لکڑی کے ٹکڑے کر کے چولہے پر بھونے جاتے ہیں جب تک کہ گرمی سے اُن میں خودبخود آگ نہیں لگ جاتی اِس ترکیب سے مچھر اور مکھیاں مکان سے نکل جاتی ہیں ۔

سُنا جاتا ہے کہ لارڈ منٹو صاحب لارڈ کرزن صاحب کو چارج دینے کے بعد ۱۰ اکتوبر کو ٹاکانڈ میں واپس جائینگے اور مدراس جانے سے پہلے وہاں دو دن قیام کرینگے ۔

برلن ملک جرمنی میں ایک سرجن نے اپنی کمالیت دکھلا کر دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے اُس نے ایک تھیٹر کی لڑکی کے ناک کی درستی کی شکایت یہہ تھی کہ لڑکی کا ناک آدمیوں کی طرح لمبا اور موٹا ہو گیا تھا جس سے اُس کے روپ میں فرق آگیا تھا۔ لڑکی نے درخواست کی کہ اگر میرا ناک کسی طرح سے کاٹا جاکر چھوٹا اور خوب صورت بن جاوے تو میں اپنے پیشہ میں کامیاب ہو سکتی ہوں ورنہ نہیں۔ اِس پر ایک لائق ڈاکٹر نے چہرے کے اندر ہڈی کی بناوٹ زیادتی کو چھیل دیا۔ جس سے بالکل ناک کی بناوٹ بدل گئی۔ جلد پر کوئی زخم یا نقصان نہیں ہوا دس بارہ روز میں یہہ سب عمل ختم کر دیا۔ لڑکی اپنے ارادہ میں کامیاب ہو گئی ہے ۔

ایک ہندو عورت کا عیسائی ہونا۔ گوردا سپور میں عیسائیوں نے ایک ہندو عورت کو عیسائی بنالیا ہے اور اُسے اِس کے شوہر نند لعل صاحب بھنڈاری کے حوالہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ نند لعل نے عدالت میں بازو دعوے کی درخواست کی تو اُس کی بیوی عیسائیوں کی ایک جماعت کو ساتھ لئے ہوئے عدالت میں آگئی اور کہا کہ میرا شوہر مجھ سے بدسلوکی کرتا ہے اِس لئے میں نے حضرت مسیح کی شرن لی ہے اور اب میں اِس کے ساتھ رہنے پر رضامند نہیں ہوں مقدمہ تاحال فیصل نہیں

ہوا اور عورت ابھی تک عیسائیوں کے پاس ہے لیکن قانونی نکتہ یہہ ہے۔ کہ کیا ایک ہندو عورت اپنے شوہر کی زندگی میں اس سے الگ ہو سکتی ہے اگر اُس کا شوہر اُسے چھوڑنا نہ چاہے؟ بین صاحب نے ہندوؤں میں اس سوال کا جواب بڑی وضاحت اور معقولیت سے نفی میں دیا گیا ہے کیونکہ ہندو دھرم کے مطابق شادی ایک عہد نامہ نہیں ہے۔ جو ضرورت فسخ کیا جا سکے۔ بلکہ یہہ ایک مقدس رشتہ ہے جو شوہر کے جیتے جی نہیں ٹوٹ سکتا۔

برٹش پارلیمینٹ نے انگریزی قوم کی جسمانی حالت کو رو بہ تنزل دیکھ کر ایک کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر کی تھی۔ جس نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ تماکو نوشی آیندہ نسلوں کے نوجوانوں پر بہت برا اثر ڈال رہی ہے۔ اسوقت پارلیمینٹ میں ایک قانون پیش ہے کہ ۱۶ برس سے کم عمر کا کوئی لڑکا تماکو نہیں پی سکیگا۔ اور نہ بیچ سکے گا یہہ کمزوری انگریزی عالی دماغوں کو لارڈ سالسبری کے سمجھانے پر بڑا سوال کے بویر مدہ میں ہی ہیں معلوم ہوئی تھی۔

اشتہارات

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر کافی شہادت ہو سکتا ہے دس برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی

تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؏ معہ ضمیمہ ؏

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؏ ؏

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

سالتمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
؏	؏	؏	چوتھائی کالم
؏	؏	؏	نصف کالم
؏	؏	؏	پورا کالم
؏	؏	؏	پورا صفحہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ

〃 〃 〃 معہ محصول عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

ویدوں کی دیوتا پرستی	۸ صفحہ	۳ پائی
دشنوں کے دس اوتار	۱۲۰	۲ر
تیرتھ	۳۳	۹ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور شبہ پارے	۲۰	۲
ویدوں کی الٰہیت و ماہیت	۱۹	۲
تاریخ ہامون	۴۲	۶
جھوٹی و سچی تجارت	۱۶	۳
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر	۱۸۰	۲ر
انگلستان کی مختصر تاریخ	۹۴	ار
جاپان	۹۲	ار ۶ پائی
سیر ہندوستان	۱۵۲	۲ر
شریف بیبیاں	۸۸	ار ۶ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۵۰	ار
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۱۳۴	ار
صفائی کی ضرورت	۱۶	۳ پائی
آیندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے۔	۶۶	ار
بچوں کی پرورش	۲۸	۳ پائی
مہارانی وکٹوریہ۔ رنگین تصاویر	۲۰	۲ر
قدیم مسیحیوں کا تذکرہ باتصویر	۱۰۹	ار
پرستش حیوانات	۱۶	۳ پائی
حکایات باتصویر بچوں کے لئے	۸۴	ار
کشف الحقائق مسیحی دین کے عقلی ثبوت ۲۰۹ صفحہ		۱۸
مسیح کی تعلیم	۲۱۹	۴ر
معذرت نامہ سقراط۔ جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے۔		۸
رومۃ الکبریٰ کی آتشزدگی۔ قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول۔ ۲۱۸ صفحہ		۶ر
طیطس یعنے رفیق صلیب ایک قصہ کے پیرایہ میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات ۳۰۰ صفحہ		۹ر
یوویاس نگاستی۔ چوتھی صدی مسیحی کا قصہ		۶ر
سورج چاند ستارے۔ علم ہیئت کا رسالہ باتصویر		۸ر
الیڈا اور اڈے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراء کے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام		۴ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مہتمم نورافشاں کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم سوا کل کے اہتمام سے چھپا